Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ ۔ ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۔ ۳ احسان ۱۳۵۶ ہش ۔ ۳ جون ۱۹۷۷ء ۔ نمبر ۱۲۲

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب فاضل رضی اللہ عنہ کی المناک رحلت پر

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی قرارداد تعزیت

صدر انجمن احمدیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل رضی اللہ عنہ کی وفات پر اپنے گہرے رنج و حزن اور صدمہ کا اظہار کرتا ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولوی صاحب سلسلہ کے ایک ممتاز بزرگ، نامور عالم اور مبلّغ، بلند پایہ خطیب اور مناظر اور اعلیٰ درجہ کے مصنّف اور صحافی تھے۔ اوائل عمر سے ہی انہوں نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیرِ قیادت خدماتِ سلسلہ کی نمایاں توفیق پائی اور وفات تک وہ اپنے فرائض کو بدرجہ احسن ادا کرتے رہے۔ انہوں نے بلادِ عربیہ میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کی۔ رسالہ البشریٰ جاری کیا۔ برّ صغیر پاک و ہند میں ہزارہا تبلیغی دورے کئے۔ جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین میں بطور پرنسپل کام کیا۔ مجلس کارپرداز کے صدر اور ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) کی حیثیت سے بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔ تبلیغی اور علمی میدان میں صفِ اوّل کے مجاہد تھے۔ رسالہ "الفرقان" ان کی علمی خدمات کا ایک خاص نشان ہے۔ ان کی انہی خدمات اور شاندار کارناموں کی بناء پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں "خالد" کے عظیم الشّان خطاب سے نوازا۔ وہ فی الحقیقت احمدیت کے ایک جانباز، وفادار اور کامیاب سپاہی تھے۔

اپنے علم اور تقویٰ اور خدماتِ دینیہ کی وجہ سے ان کی وفات ساری جماعت کے لئے ایک بہت بڑے صدمہ کی حیثیّت رکھتی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے پسماندگان اور سب احبابِ جماعت کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور خدماتِ سلسلہ کی شاندار مثال جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں اسے قائم اور دائم رکھنے کی ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین

ممبران صدر انجمن احمدیہ

پاکستان۔ ربوہ

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

ضعف کی شکایت ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

مکرم عبد القدیر صاحب کوکب ایم ایس سی ریاضی واقف ٹیچر احمدیہ گرامر سکول اگبا گی نائیجیریا احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

برادرم ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم کے بڑے بیٹے عزیزم عبد الشکور کو دل کا عارضہ ہے وہ اپنے علاج کے لئے لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(سردار رحمت اللہ۔ ربوہ)

محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ بلوچستان نے میرے بیٹے عزیزم شیخ منیر احمد آف سٹیٹ بنک آف پاکستان کوئٹہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ نصیرہ ظفر صاحبہ بنت محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب آف ماڈرن موٹرز کراچی مبلغ گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر مسجد احمدیہ کوئٹہ میں بعد نماز جمعہ بتاریخ ۶ مئی ۱۹۷۷ء فرمایا۔ احبابِ جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(شیخ بشیر احمد۔ کوئٹہ)

ایڈیشنل ناظرِ اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) کا تقرر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل رضی اللہ عنہ کی جگہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کو ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد دہلوی ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ احسان ۱۳۵۶ ہش

۳ جون ۱۹۷۷ء

ایک بہت ہی کڑا امتحان اور اس میں کامیابی کا طریق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مال کو انعام بھی قرار دیا ہے اور اسے فتنہ بھی ٹھہرایا ہے۔ اسی طرح اس نے آسمان سے جو رزق اتارا ہے۔ اسے اس نے اچھا بھی قرار دیا ہے اور برا بھی۔ مال انعام کس صورت میں ہوتا ہے اور فتنہ کی شکل وہ کب اختیار کرتا ہے؟ یا اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق کب اچھا قرار پائے گا اور کب وہ برے رزق کی ذیل میں شمار ہوگا؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ مال اور رزق اپنی تمام تر افادیت کے باوجود انسان کے حق میں نہ اچھا ہوتا ہے اور نہ برا بلکہ اس کے حصول کا طریق اور اس کا استعمال اس کے واسطے اسے اچھا یا برا بنانے کا موجب بنتا ہے۔ اگر جائز ذرائع سے مال یا رزق حاصل کیا جائے اور پھر اسے جائز طریق پر استعمال میں لایا جائے تو وہ انعام کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور اگر اسے ناجائز طریق سے حاصل کیا جائے اور برے کاموں پر اسے خرچ کیا جائے تو وہ فتنہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور انسان کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب کا مورد بنانے کا موجب بن جاتا ہے۔

اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک مثال سے واضح فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اس نے مختلف قسم کے پھل پیدا کئے ہیں ان میں کھجوریں اور انگور بھی شامل ہیں۔ اب بعض لوگ انہیں غذا کے طور پر استعمال کر کے ان سے توانائی حاصل کرتے ہیں اور یہ امر انہیں صحت مند بنانے کا موجب بنتا ہے اور وہ اس صحت سے فائدہ اٹھا کر سابقوا بالخیرات بننے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح اپنے عمل سے شکر گزاری کا حق ادا کرتے ہیں برخلاف اس کے بعض لوگ کھجوروں اور انگوروں جیسی نعمتوں سے شراب جیسی حرام چیز بنا کر بے حیائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس طرح اپنے آپ کو راندۂ درگاہ بنا لیتے ہیں۔ جو لوگ ان پھلوں کو جائز طور پر استعمال کرتے ہیں۔ خدا کی نگاہ میں عقلمند ہوتے ہیں اور جو انہیں جائز طریق پر استعمال نہیں کرتے وہ اپنی جگہ لاکھ عقلمند اور دانا بنیں اور اپنی سمجھ بوجھ پر نازاں ہوں وہ پرلے درجہ کے بے وقوف ہوتے ہیں کیونکہ وہ ان نعمتوں کے غلط استعمال کی وجہ سے اپنے آپ کو غضبِ الٰہی کا مورد بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسی مثال کے ذریعہ اچھے رزق اور برے رزق کے فرق کو واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝"

(النحل آیت ۶۸)

ترجمہ: اور کھجوروں کے پھلوں اور انگوروں سے تم شراب (جیسی حرام چیز بھی) بناتے ہو اور اچھا رزق بھی حاصل کرتے ہو۔ جو لوگ عقل سے کام لیتے ہیں ان کے لئے اس میں یقیناً ایک (بڑا) نشان موجود ہے۔

اسی طرح بعض لوگ ناجائز ذرائع سے مال حاصل کرتے ہیں اور اگر جائز ذرائع سے حاصل بھی کریں تو اس کی محبت میں گرفتار ہو کر اسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ایسا مال ان کے لئے فتنہ بن جاتا ہے اور اس طرح وہ اپنے آپ کو ہلاک کر لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو جائز ذرائع سے حاصل کئے ہوئے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ مال ان کے لئے فلاحِ دارین کے حصول کا ذریعہ بن جاتا ہے اور ایک عظیم الشان انعام ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مال کی محبت اور اس کی ہلاکت آفرینی سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝" (البقرہ آیت ۱۹۶)

ترجمہ: اور اللہ کے راستہ میں (مال و جان) خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان سے کام لو۔ اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

چونکہ مال اور اولاد کی بے جا محبت انسان کو خدا تعالیٰ اور اس کے نازل کردہ دین سے یکسر غافل کر دیتی ہے اس لئے اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے انتباہ کے رنگ میں مزید فرمایا:-

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝"

(المنٰفقون آیات ۱۰، ۱۱)

ترجمہ: اے مومنو! تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں اور جو لوگ ایسا کریں گے (یعنی مال اور اولاد کی محبت میں گرفتار ہو کر اللہ کی یاد سے غافل ہو جائیں گے) وہی گھاٹا پانے والے ہوں گے۔ اور (اے مومنو!) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) موت آنے سے پہلے خرچ کرو تا ایسا نہ ہو کہ (جب موت آئے تو خرچ نہ کرنے والے کو حسرت سے) کہنا پڑے کہ اے میرے رب! تو نے مجھے کیوں تھوڑی سی ڈھیل نہیں دی تا کہ میں اس (ڈھیل کے عرصہ) میں کچھ صدقہ کر لیتا اور نیک بن جاتا۔

الغرض مال اور رزق کی فراوانی صرف اسی صورت میں اللہ تعالیٰ کا ایک انعام شمار ہو سکتی ہے جب انسان انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اس کی رضا حاصل کرنے میں کوشاں ہو اور اگر وہ ان کی بے جا محبت میں گرفتار رہ کر انہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے دنیوی عیش و آرام میں اڑانے لگے اور اس طرح مکروہاتِ دنیا میں مبتلا ہوتا چلا جائے تو پھر ایسا مال اور ایسا رزق اس کے لئے ایک زبردست ابتلاء اور فتنہ کا موجب بن جاتا ہے جس کا انجام بجز ہلاکت کے اور کچھ نہیں ہوتا

پس مال اور رزق کی فراوانی ایک بہت ہی کڑا امتحان ہے اس میں وہی پاس ہوتے ہیں جو ان سے دل نہیں لگاتے بلکہ انہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے انہیں صحیح مصرف میں لاتے ہیں ورنہ یہ فراوانی ان کے لئے دوزخ کی ایک کلید ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بموجب کلامِ خدا آنے والی — وہ زیور میں نشو و نما[1] پانے والی
وہ روحِ مقدس وہ مہدی کی دختر — ہوئی جلوہ گر لَیْلَۃُ الْقَدْر بن کر
برادر ملے تو ہر اک آیۃ اللہ — جو سرتاج پایا تو وہ حجۃ اللہ
وہ عشقِ محمدؐ میں ہر آن سوزاں — وہ طبقۂ نسواں کی شمعِ فروزاں
قلم اس کا ایسا کہ موتی بکھیرے — بیاں اس کے ایسے کہ روشن سویرے
کلام اس کا شیریں کہ عسلِ مصفّٰی — ہر اک لفظ جس کا معارف کا چشمہ
ہوئی ماہِ ہجرت میں اس کی جو رحلت — مکرر نمایاں ہوا "داغِ ہجرت"
چمن میں ہر اک پھول غم سے حزیں ہے — وہ فخرِ چمن آج ہم میں نہیں ہے

الٰہی عطا کر ہمیں صبر و ہمت!
رہے سیدہؓ پر سدا تیری رحمت

(چوہدری شبیر احمد۔ ربوہ)

[1] حضرت سیدہؓ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا تھا "تُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ" اور تاریخ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۱۴ھ کو آپ کی ولادت باسعادت ہوئی (تذکرہ طبع سوم صفحہ ۲۹۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیمبیا

تمدنی، سیاسی، اقتصادی اور جغرافیائی حالات

(مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ زیمبیا)

زیمبیا نام دنیا کے نقشہ میں ۲۴ر اکتوبر ۱۹۶۴ء کو اُبھرا۔ اس سے قبل یہ خطۂ ارض برطانوی نوآبادی شمالی روڈیشیا کہلاتا تھا۔ اس کا رقبہ ۲۹۰،۳۲۳ مربع میل ہے۔ اور اس کی آبادی آزادی کے وقت صرف چالیس لاکھ تھی۔ (اوسط کثافت ۱۲ نفوس فی مربع میل)

اِس کا نام روڈیشیا ایک برطانوی تاجر اور سیاسی لیڈر — جان روڈز JOHN RHODES (۱۸۵۳–۱۹۰۲ء) کے نام پر تھا۔

۱۸۷۰ء میں روڈز اپنا وطن چھوڑ جنوبی افریقہ میں جا بسا۔ یہاں پہلے اُس نے کمبرلے (KIMBERLEY) کی ہیرے کی کانوں سے اور ٹرانسوال (TRANSVAAL) کی سونے کی کانوں سے اچھی خاصی دولت سمیٹی اور پھر برطانوی سرمایہ داری کی وسعت کے علمبرداروں کی پہلی صف میں ایک نمایاں شخصیت کے طور پر نمودار ہوا۔ ۱۸۸۱ء میں وہ کیپ کالونی کی پارلیمنٹ میں شامل ہوگیا اور ۱۸۸۴ء میں بیچوانا لینڈ (BECHVANA LAND) کو برطانوی سامراج میں شامل کرنے میں کامیاب ہوگیا اور ماٹابیلے لینڈز (MATABELE LANDS) میں واقع تمام کانوں پر برطانوی اجارہ داری قائم کرلی اور اسی ماٹابیلے لینڈز کا نام روڈیشیا رکھا گیا۔

شمال میں اس کی حدود دریائے زیمبیزی (ZAMBEZI) سے ملتی تھیں۔ بعد ازاں برطانوی تسلط کو دریائے زیمبیزی کے پار مزید شمال کی طرف بڑھایا گیا اور دریا سے شمال کی طرف کا خطہ شمالی روڈیشیا (اب زیمبیا) کہلایا اور جنوب کی طرف کا علاقہ جنوبی روڈیشیا۔ اس کے بعد شمالی روڈیشیا سے مشرق کی طرف جھیل نیاسا سے ملحقہ علاقہ بھی انگریزوں کے قبضہ میں آ گیا اور اس کا نام نیاسا لینڈ (NYASA LAND) رکھا گیا۔ ان تینوں علاقوں پر برطانوی جداگانہ طور پر حکومت کرنے لگے۔

۱۹۲۲ء میں جنوبی روڈیشیا میں ریفرنڈم کرایا گیا کہ آیا اسے جنوبی افریقہ کے ساتھ بطور ایک صوبہ کے شامل کرلیا جائے یا ایک الگ ملک کے طور پر رہنے دیا جائے۔ فیصلہ مؤخر الذکر کے حق میں ہوا۔

اِن تین علاقوں میں سے (جنوبی روڈیشیا، شمالی روڈیشیا اور نیاسا لینڈ) جنوبی روڈیشیا میں برطانوی (سفید فام) سب سے زیادہ آباد تھے اور صنعتی اور تجارتی اعتبار سے بھی یہ علاقہ سب سے آگے تھا۔ شمالی علاقہ پر تسلط کا مقصد محض یہاں کی معدنیات (خاص طور پر تانبے کی کانوں) پر قبضہ کرنا تھا۔

دوسری جنگِ عظیم کے بعد برطانوی حکومت نے اپنی اِس رائے کا اظہار کیا کہ اِن تینوں علاقوں کو ایک وفاق میں متحد کرنا تینوں علاقوں کے حق میں مفید ثابت ہوگا۔ اس رائے کی شمالی روڈیشیا اور نیاسا لینڈ نے پُرزور مخالفت کی کیونکہ اس کا مقصد دراصل یہ تھا کہ جنوبی روڈیشیا والے شمالی علاقوں کے خام مال کو مفت میں جنوبی صنعتوں میں استعمال کرسکیں اور اس طرح اس کو صنعتی اعتبار سے زیادہ مستحکم بنالیں، شمال کو جنوبی صنعت کی منڈی بنایا جائے اور اس طرح جنوب کو یہاں کے سفید فام لوگوں کے لئے امیر سے امیر تر بنایا جائے کیونکہ مجموعی طور پر معدنی پیداوار کا اسّی فیصد شمالی روڈیشیا میں تھا اور یہ صنعتوں سے کلیۃً محروم تھا لیکن شمال کی مخالفت اور سخت احتجاج کے باوجود ۱۹۵۳ء میں یہ وفاق باقاعدہ طور پر قائم کردیا گیا مگر بالآخر شمالی روڈیشیا اور نیاسا لینڈ کے شدید احتجاج کی وجہ سے ۱۹۶۳ء میں برطانوی حکومت کو مجبوراً یہ وفاق توڑنا پڑا۔ ۱۹۶۴ء میں برطانیہ نے شمالی روڈیشیا اور نیاسا لینڈ کو آزاد کردیا اور علی الترتیب زیمبیا اور ملاوی کی دو آزاد مملکتیں قائم ہوئیں۔ اس کے ساتھ ہی جنوبی روڈیشیا کے سیاہ فام باشندوں نے زمبابوے (ZIMBABWE) کے نام سے اپنی آزاد حکومت حاصل کرنے کا مطالبہ شروع کردیا لیکن ۱۱ر نومبر ۱۹۶۵ء کو سفید فام باشندوں نے ایئن سمتھ (IANSMITH) کی راہنمائی میں یکطرفہ طور پر آزادی کا اعلان کردیا۔ اِس اعلان کو اُودی (UDI) یعنی unilatral Declaration of Independence کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ زمبابوے کے معنی شاہی گاؤں کے ہیں۔ برطانوی تسلط سے قبل روڈیشیا میں وہاں کا سب سے زیادہ طاقتور قبیلہ مشونہ (MASHONA) حکومت کرتا تھا اور زمبابوے ان کا دارالحکومت تھا۔ اسی جگہ سے سب سے پہلے سونا دریافت ہوا تھا۔ (بارھویں سے سولھویں صدی عیسوی کے دوران) اس گاؤں کا نام زمبابوے سے بدل کر برطانوی حکام نے فورٹ آف وکٹوریہ (FORT OF VICTORIA) رکھ دیا۔ اس لئے زمبابوے نام روڈیشیا کے نقشہ میں کہیں نظر نہیں آتا لیکن یہاں کے سیاہ فام باشندے اکثریتی حکومت قائم کرنے کی امید میں روڈیشیا کو زمبابوے کہہ کر ہی پکارتے ہیں۔

محلِ وقوع

زیمبیا وسطی افریقہ (CENTRAL AFRICA) میں واقع ہے اور آٹھ ممالک سے گھرا ہوا ہے۔ اس کے شمال مشرق میں تنزانیہ (TANZANIA) شمال مغرب میں زائیر (ZAIRE) سابقہ کانگو، مغرب میں انگولا (ANGOLA) جنوب مغرب میں ساؤتھ ویسٹ افریقہ نامیبیا (NAMIBIA) کا تھوڑا سا حصہ اور بوٹسوانا (BOTSVANA) ہیں۔ جنوب میں روڈیشیا کی اقلیتی حکومت ہے۔ جنوب مشرق میں موزمبیق (MOZAMBIQUE) اور مشرق میں ملاوی (MALAWI) ہے۔

ان میں سے کسی پر غیر افریقی ملک کا قبضہ نہیں ہاں روڈیشیا میں سفید فام اقلیت اور نامیبیا پر جنوبی افریقہ کے سفید فام قابض ہیں۔ باقی سب پر سیاہ فام باشندوں کی حکومت ہے۔

وقت:-

زیمبیا کا سٹینڈرڈ ٹائم گرین وچ ٹائم سے دو گھنٹے آگے اور پاکستان کے وقت سے تین گھنٹے پیچھے ہے۔

ہم سے فاصلہ:-

اس کا دارالحکومت (۱۹۳۵ء سے) لوساکا (LUSAKA) ہے جس کا ہوائی فاصلہ کراچی سے (براستہ نیروبی) تقریباً ۳۵۲۰ میل ہے۔

آب و ہوا:-

زیمبیا کا زیادہ تر رقبہ پوٹھوار ہے جس کی سطح سمندر سے اوسط بلندی تقریباً چار ہزار فٹ ہے اور آب و ہوا معتدل ہے۔ چونکہ یہ خطِ استوا سے جنوب میں واقع ہے لہذا اس کے موسم ہمارے موسموں سے اُلٹ ہیں۔ زیادہ سے زیادہ سردی جون جولائی میں ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ گرمی دسمبر جنوری میں ہوتی ہے۔ نومبر سے اپریل تک بارشیں ہوتی ہیں۔ گویا سال میں چھ مہینے متواتر بارشیں ہوتی ہیں۔ باقی چھ ماہ بالکل خشک موسم ہوتا ہے۔ سارا سال دن رات کا فرق تقریباً ایک گھنٹہ کا رہتا ہے۔ سب سے لمبا دن ۲۲ر دسمبر کو ہوتا ہے اور سب سے چھوٹا دن ۲۱ر جون کو ہوتا ہے۔ نہ گرمی کی شدت پاکستان جیسی ہوتی ہے اور نہ سردی کی شدت۔ سب سے کم اوسط درجۂ حرارت ۵۰ اور ۶۰ ڈگری فارن ہائیٹ کے درمیان ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ اوسط درجۂ حرارت ۸۰ اور ۹۰ ڈگری کے درمیان اور بارش ۲۰ انچ سے ۶۰ انچ تک ہوتی ہے۔

معدنیات:-

ملک کا تقریباً ۹۶ فیصد زرِ مبادلہ تانبے کی کانوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ملک میں تقریباً دس مقامات پر تانبے کی کانیں ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ کانیں شمال مغربی حصہ میں ہیں۔ اِس حصہ کو تانبے کی پٹی (COPPER BELT) کہتے ہیں۔ اس پٹی کی لمبائی تقریباً سو میل اور چوڑائی تقریباً ۳۵ میل ہے۔ اس کے علاوہ جست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(ZINC)، سیسہ (LEAD) سونا اور چاندی بھی نسبتاً کم مقدار میں ملتے ہیں اور جنوبی حصہ میں کوئلے کی کانیں بھی موجود ہیں۔ تانبے اور دیگر معدنیات کے حصول کے دوران کچھ مقدار کوبالٹ (COBALT)، کیڈمیم (CADMIUM) اور مینگانیز (MANGANESE) کی بھی حاصل ہوتی ہے۔ جنوبی حصہ میں جپسم سالٹ (GYPSUM یعنی کیلشیم سلفیٹ) کے ذخیرے بھی ملتے ہیں اور کچھ مقدار ابرق (MICA) کی بھی ملتی ہے۔

زرعی پیداوار:-

زمین بڑی زرخیز اور طاقتور ہے لیکن آزادی کے وقت صرف ۴ فیصد رقبہ زیر کاشت تھا اور اب تقریباً ۸ فیصد زیر کاشت ہے۔ زرِ مبادلہ کے لحاظ سے تانبے کے بعد تمباکو دوسرے درجے پر ہے۔ اس کی تجارتی پیمانہ پر کاشت ہوتی ہے۔ تمباکو کی تقریباً ہر قسم کاشت کی جاتی ہے۔ مکئی یہاں کی عام خوراک (STAPLE FOOD) ہے۔ اس کی اعلیٰ ترین قسم خوب کاشت ہوتی ہے اور خوب پھلتی پھولتی ہے۔ وسطی حصہ میں مازابوکا (MAZABUKA) کے مقام پر حکومت کی طرف سے گنے کی اتنی مقدار اُگائی جاتی ہے کہ کارخانے اتنی مقدار میں کھانڈ پیدا کرتے ہیں جو ملک کی ضرورت کو مکمل طور پر پورا کرتی ہے۔ بالائی علاقہ میں بمقام امپیکا (MPIKA) چائے کی بھی کاشت کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کافی مقدار میں گندم، چاول اور مونگ پھلی اور کپاس خاص مقدار میں اُگائی جاتی ہے۔ کھیتی باڑی کرنے والے زیادہ تر جنوبی افریقہ، یورپ اور ایشیا کے لوگ ہیں۔

مچھلی کی پیداوار:-

زیمبیا کو سمندر کا پانی میسر نہیں تاہم یہاں کے باشندوں کو بعض جھیلوں اور دریاؤں کے ذریعہ مچھلی کافی مقدار میں مل جاتی ہے۔

پالتو چوپائے:-

ایک اندازے کے مطابق ملک میں صرف ایک لاکھ پالتو چوپائے ہیں۔ ملکی ضروریات کے لئے گوشت، دودھ اور مکھن وغیرہ کافی مقدار میں ممالک بیرون سے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ چوپایوں کی کمی کی ایک وجہ یہ ہے کہ جن علاقوں میں ان کی چراگاہیں موجود ہیں وہاں ٹسی ٹسی مکھی (TSE-TSE FLY) ان کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح سے بھیڑ بکریوں کی افزائش کے لئے بھی یہ خطہ موزوں نہیں ہے اور بکری کا گوشت زیادہ تر باہر سے (آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ) ہی منگوایا جاتا ہے۔ جو گائے کے گوشت کی نسبت سستا ہوتا ہے۔

جنگلی جانور:-

جنگلی جانوروں کی تعداد بھی تیزی سے کم ہوتی جا رہی ہے اور حکومت اب اس کی طرف خاص توجہ کر رہی ہے۔ ملک میں تقریباً دس گیم پارک (GAME PARKS) ہیں جو سیاحوں کی دلچسپی کا باعث ہیں۔ ان میں زیادہ تعداد ANTEHOPES یعنی ہرن اور بارہ سنگھا قسم کے جانوروں، ہاتھیوں، شیروں اور گرافوں کی ہے۔

صنعت:-

ملک میں صنعت تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ زیادہ تر کارخانے تانبے کی صفائی، ٹیکسٹائل، کھانڈ، سیمنٹ، گلاس، پورسلین اور تمام چینی کے برتنوں کی ہے۔ علاوہ ازیں فرنیچر، پلاسٹک اور بجلی کے سامان کے کارخانے ہیں۔ فیئٹ (FIAT) کار اور لینڈ روور (LAND ROVERS) بھی اسمبل کی جاتی ہیں۔

مواصلات، ذرائع آمد و رفت و باربرداری:-

ملک کی کوئی بندرگاہ نہیں۔ ملک سے بذریعہ پانی باہر جانے کا ایک ہی راستہ ہے۔ جھیل ٹانگانیکا کے جنوبی سرے پر ایک جگہ MPULUNGH ایک چھوٹی سی بندرگاہ کا کام دیتی ہے۔ اندرونی باربرداری میں چار بڑے دریا کام آتے ہیں۔ زیمبیزی (ZAMBAZI)، لواپولا (LURPULA)، لوانگوا (LUANGWA) اور کافوے (KAFUE) ان میں زیمبیزی سب سے لمبا (۲۲۰۰ میل) دریا ہے جو زیمبیا کے شمال مغرب سے ملک میں داخل ہو کر مغربی حصہ میں بہتا ہوا اور زیمبیا کی جنوبی حد قائم کرتا ہوا مشرقی ساحل کی طرف نکل جاتا ہے۔ اس کا ایک ہزار سات سو میل حصہ جہاز رانی کے قابل ہے۔ جنوبی روڈیشیا سے کشیدگی کے دوران ۱۹۷۲ء میں بارڈر بند ہونے کی وجہ سے لونگسٹن کے مقام پر دونوں ملکوں کو ملانے والا پل آمد و رفت کے لئے بند کر دیا گیا جس کی وجہ زیمبیا کی برآمد اور درآمد کو سخت دھچکا لگا۔

خوراک کی بیشتر اشیاء پھل، ادویہ اور مشینری کا سامان قریباً ۹۰ فیصد اسی راستہ سے ملک میں آتا تھا لہذا خوراک اور عام استعمال کی چیزوں کے بھاؤ ایک دم کئی گنا بڑھ گئے اور پھر پٹرول کے عالمگیر بحران کی وجہ سے قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔ شمال کی طرف ایک ہی سڑک زیمبیا کو تنزانیہ سے ملاتی ہے لہذا مسافروں کا اور باربرداری کا سارا دباؤ اسی پر پڑا۔ اُدھر تنزانیہ میں دارالسلام کی بندرگاہ برآمدی اور درآمدی سامان کو سنبھالنے اور باہر بھجوانے کی متحمل نہ تھی اور کبھی سڑک ٹوٹ پھوٹ جائے تو خشکی کا راستہ مسدود ہو جاتا ہے۔ البتہ اب چین نے جس ٹرین سے تنزانیہ اور زیمبیا کو ملایا ہے اس سے باربرداری کا دباؤ قدرے کم ہوا ہے۔

ملک میں ۲ دو انٹرنیشنل ہوائی بندرگاہیں ہیں اور تین ہوائی اڈے اندرونی پروازوں کے لئے ہیں۔

پکی سڑکوں سے ملک کے آٹھوں صوبوں کو ملایا گیا ہے۔ ملک کی سب سے بڑی شاہراہ جنوبی افریقہ میں جوہنزبرگ (JOHANNES BURG) سے شروع ہوتی ہے اور شمال میں زیمبیا کو تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام اور کینیا کے دارالحکومت نیروبی اور اس کی مشہور بندرگاہ ممباسہ (MOMBASA) سے ملاتی ہے۔

ریلوے لائن جنوب میں روڈیشیا سے زیمبیا دریا کو لونگسٹن کے مقام پر عبور کرتی ہوئی اور لوساکا سے ہوتی ہوئی شمال میں انڈولا (NDOLA) تک جاتی ہے اور یہاں سے تمام تانبے کی کانوں کے علاقوں کی طرف جانے والی شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ روڈیشیا کا بارڈر بند ہونے سے قبل زیمبیا اپنا تانبا جنوب میں موزمبیق کے مشرقی ساحل کی بندرگاہ بیرہ (BEIRA) اور مغربی ساحل کی انگولا کی بندرگاہ لوبیٹو (LOBITO) کے ذریعہ باہر بھیجتا تھا۔ روڈیشیا میں اکثریتی حکومت قائم ہونے پر بارڈر کھلنے سے یہ سہولت دوبارہ حاصل ہو جائے گی۔

ملک میں سفر اور باربرداری کیلئے کاروں، بسوں، لاریوں، ٹرین اور دریاؤں میں کشتی کے علاوہ اور کسی قسم کی چیز مثلاً گدھے، چھکڑے اور جانور وغیرہ استعمال نہیں ہوتے ......
......!

کرنسی:-

آزادی ملنے پر پونڈ، سٹرلنگ اور پنس کی بجائے، کواچہ اور انگوے (KWACHA, NGWE) جاری ہوئے ایک سو NGWE کا ایک KWACHA بنتا ہے۔ ابتداءً دو کواچے ایک پونڈ سٹرلنگ کے برابر تھے لیکن پونڈ کی قیمت گرنے پر تقریباً ڈیڑھ کواچہ (اور کبھی اس سے بھی کم) کا ایک پونڈ ہو گیا۔

طرزِ حکومت:-

آزادی کے وقت ملک میں تین سیاسی پارٹیاں تھیں یعنی یونائیٹڈ نیشنل انڈیپینڈنس پارٹی (UNIP)، افریقن نیشنل کانگرس (ANC) اور ناردرن پروگریسو پارٹی (NPP) جنوری ۱۹۶۴ء کے الیکشن میں UNIP نے ۵۵ اور ANC نے ۱۰ سیٹیں حاصل کیں۔ ۱۹۶۹ء کے الیکشن میں UNIP نے ۸۱ اور ANC نے ۲۳ سیٹیں حاصل کیں اور ایک آزاد سیٹ تھی۔ ۱۹۷۰ء میں حکومت کے وائس پریذیڈنٹ KAPWAPWE مستعفی ہو گئے اور انہوں نے الگ سیاسی پارٹی UPP (یونائیٹڈ پروگریسو پارٹی) قائم کی لیکن اس کے بعد کے الیکشن میں یہ نئی پارٹی (UPP) صرف ایک سیٹ حاصل کر سکی اور پھر ANC لیڈر NKUMBULA اپنی پارٹی سمیت حکومت کی پارٹی میں شامل ہو گئے اور UPP پر پابندی عائد کر دی گئی۔ اس کے بعد سے ملک کی اسمبلی نے نئے دستور کے ذریعہ ایک پارٹی سسٹم قائم کر لیا۔ اب ONE ZAMBIA ONE NATION ملک کا قومی نعرہ ہے اور پریذیڈنٹ ڈاکٹر کینیتھ کاؤنڈا (DY. KENNETH DAVID KAUNDA) کی پیش کردہ فلاسفی MUMANISM یعنی "انسانیت" ملک کا ماٹو (MOTTO) ہے۔

حکومت کا نام GOVERNMENT OF THE REPUBLIC OF ZAMBIA (گورنمنٹ آف دی ریپبلک آف زیمبیا) ہے۔ حکومت پریذیڈنٹ، وزیر اعظم اور اس کی کیبنٹ پر مشتمل ہے لیکن اصل طاقت پریذیڈنٹ کے ہاتھ میں ہے اور ملک کے ڈسپلن کے لحاظ سے حکومتی پارٹی کو پارلیمنٹ پر فوقیت حاصل ہے۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ الفضل خود خرید کر پڑھیے! (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا ابوالعطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں

مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر (شاہد)

ارشادِ ربانی ہے:۔

"لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی
تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ"

یعنی تم حقیقی نیکی نہیں پا سکتے جب تک تم وہ چیز خرچ نہ کرو جو تمہیں سب سے زیادہ عزیز ہو

اپنی ہر پسندیدہ چیز رضائے الٰہی کی خاطر خرچ کرنے والا وجود، جس کے دل کا ہر گوشہ محبت سے معمور تھا، جس کے جسم کا ہر ذرہ فدائیت سے لبریز تھا، جس کے جذبات سراپا الفت تھے، جس کے اذکار پاکیزگی کے نور سے منور تھے، جس کی روح سراپا ہمدردی تھی جس کی زندگی مجسّم وفا کا ایک نمونہ تھی۔ یہ تھے میرے خسر، نہایت پیارے وجود، "خالدِ احمدیت" حضرت مولانا ابوالعطاء رضی اللہ عنہ!!

آپ کی رحلت ۳۰ ہجرت (مئی) ۱۹۷۷ء کی شب کو تقریباً ۷۳ سال کی عمر میں ہوئی۔ بیمار تھے لیکن جان یوں جانِ آفریں کے سپرد کی جیسے صحت مند ہوں، خدمت کا تسلسل ٹوٹنے نہ پایا، محبت کا رشتہ خوب نبھایا، وقار، محنت، وفا، حیا، قدر، علم، معرفت، الفت، ایثار اور ہمدردی کا پیکر تھے، دین کے خادم، مخلوقِ کے ہمدرد، احمدیت کے فدائی، شمع خلافت کے پروانہ، رضائے الٰہی کے جویاں، محبت الٰہی میں فنا، عشقِ رسولؐ میں سرشار، عاشقِ مسیحؑ، خادمِ قرآن، عالمِ باعمل، غرضیکہ مجسّم وفا تھے۔ سب کچھ کرنے کے بعد جان کا نذرانہ یوں پیش کیا ؎

"جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا"

خدا سے وفا کی، خدا کے رسولؐ سے وفا کی، خدا کے دین سے وفا کی، خدا کے کلام سے وفا کی، خدا کے مسیحؑ سے وفا کی، خدا کے خلیفہ سے وفا کا رشتہ استوار رکھا، مخلوق سے وفا کی، اقرباء سے وفا کی، ہر آنے جانے والے سے وفا کی، ہر واقف و ناواقف سے وفا کی، وفا کا یہ پیکر، اپنی وفاؤں میں زندگی بھر یوں مصروف رہا کہ ایک ایک لمحہ کی حفاظت کی، الغرض ہر لحظہ اور ہر آن خدمت میں مصروف رہا۔ پوری زندگی مصروفیت سے عبارت تھی۔ کمزور جان لیکن مصروفیت مسلسل، ان تھک محنت، کوشش اور مجاہدہ، نہ سردی کی پروا نہ گرمی کا احساس، یہ زندگی مشاہدہ کر کے میری تو عقل دنگ رہ جاتی، اب بھی اس کا تصور کرتا ہوں تو محوِ حیرت ہو جاتا ہوں۔ یہ قیمتی وجود سوچتا ہوگا کہ مختصر زندگی ہے کیوں نہ ہر نیکی جمع کر لی جائے۔ تہجد میں خدا کے حضور گریہ وزاری، نمازوں میں صالحین کے امام، نماز کے بعد علم و معرفت کا درس، صبح کی سیر میں ساتھیوں کی رونق، دفتر کے اوقات میں سراپا محویت، گھر والوں کے لئے مجسّم الفت، ملاقات کرنے والوں کے ساتھ سراپا احسان، کسی کی دعوت رد نہ کی۔ کسی کی عیادت خطا نہ ہوئی۔ جنازہ و تدفین میں پیش پیش، نکاح و شادی کی خوشی میں شریک، حلم کی بت بنی مستقل مزاج، کسی کی ملازمت کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ کسی کے رشتہ کی تلاش ہے کسی غریب کی امداد کا فکر ہے، کسی بیوہ کی دیکھ بھال کا انتظام، کسی یتیم کی کفالت، کسی بے کس کا سہارا، کسی غمزدہ کی ڈھارس!!!

امامِ وقت کی اطاعت ایسی کہ حضور ایدہ اللہ کے اشاروں کو سمجھتے اور ہر ممکن خدمت بجا لانے کی کوشش کی۔ بیان پُر اثر، تحریر شستہ اور رواں، انداز پُر لطف، چہرے کی بشاشت ہمیشہ قائم، ہر دلعزیز تھے۔

توکل کی اعلیٰ شان، غیرتِ دینی کا جذبہ اور پابندیٔ عہد و پیمان کے اوصاف، آپ کی زندگی میں نمایاں تھے، کسی کو دھوکا نہ دیا قولِ سدید سے کام لیا، دل کو کینہ و بغض سے پاک رکھا، حتی الامکان لطف و احسان عام رہا۔

غرضیکہ آپ کے کس کس خلق کا ذکر کروں؟ آپ کے کس کس وصف کا تذکرہ کروں؟ غم نے نڈھال کر رکھا ہے۔ تفصیل کی طاقت نہیں پاتا۔

اے "خالدِ احمدیت"! خدا کے فضل سے تو نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ خدا تعالیٰ کی جنتوں میں خوش رہ۔ ہم غم کے مارے اور کمزوروں کو بھی خدا اس حسنِ عمل سے نوازے جو تیری تمنا تھی۔ تجھے خدا کے سپرد کیا۔ خدا تیرے سوگواروں کو سہارا دے ۔۔۔۔!! آمین!!

اظہارِ تشکر

میرے بندشِ پیشاب کے آزار کی خبر سن کر جن بھائیوں کا دل دردمند ہوا۔ اور دعا کی جزاھم اللہ تعالیٰ

اپریشن ہو چکا ہے مگر پیشاب کے طبعی صورت میں جاری ہو جانے کی ابھی انتظاری میں وقت گزر رہا ہے۔ پس دردمندانہ دعاؤں کا بدستور محتاج ہوں۔

(مصباح الدین۔ سرجیکل وارڈ ہسپتال مری)

قائدینِ مقامی اور ناظمینِ مال توجہ فرمائیں!

یکم احسان (جون) یا وسط احسان (جون) عشرہ وصولی چندہ جات کامیاب طور پر منائیں اور ۱۵؍احسان (جون) تک اپنی مساعی کی رپورٹ مرکز میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں!

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرا لڑکا ملک حمید احمد ایم اے سویڈن میں قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم انٹیلی جنس آفیسر تھا۔ ملازمت چھوڑ کر سویڈن چلا گیا۔ بڑا ہی نیک اور سلسلہ کا خدمت گزار اور مخلص احمدی تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(ملک برکت علی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

تلاشِ گمشدہ

میرا پوتا عزیزم رفیع احمد ولد حکیم نذیر احمد صاحب دارالیمن ربوہ ۲۸ مئی ۷۷ء سے گھر سے غائب ہے۔ بچہ کی عمر ۱۲-۱۳ سال ہے۔ قد درمیانہ اور رنگ گندمی ہے۔ سفید شلوار اور بادامی رنگ کی قمیص پہنے ہوئے تھے ایک سبز دھاری دار چادر اس کے پاس ہے۔ اگر کسی دوست کو اس بچہ کا علم ہو تو مکرم حکیم عبدالواحد صاحب ہیڈ کلرک دفتر اصلاح و ارشاد (مقامی) ربوہ کو اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اگر کوئی دوست بچہ کو خود ربوہ پہنچا دیں تو ان کو کرایہ آمد و رفت ادا کر دیا جائے گا۔

(حافظ ابوذر معلّم اصلاح و ارشاد۔ مقیم روڈہ۔ تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا)

لجنات توجہ فرمائیں!

تمام لجنات نوٹ کر لیں کہ اب دفتر لجنہ مرکزیہ سے صرف ماہوار رپورٹوں کی وصولی کی اطلاع بھجوائی جائے گی۔ جن میں کوئی دریافت طلب امر ہو۔ عام معمول کے مطابق آنے والی رپورٹوں کی وصولی نہیں بھجوائی جائے گی کیونکہ رپورٹیں بھجوانے والی لجنات کے نام رسالہ "مصباح" میں شائع ہو جاتے ہیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) اہلیہ محترمہ چوہدری علی محمد صاحب ورک آڑھتی شیخوپورہ بیمار ہیں اور سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ہدایت اللہ ناصر چیمہ۔ متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

(۲) اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی ٹانگ کا پلستر ۲۹ اپریل کو اتار دیا گیا ہے اور ایک ماہ کے بعد ڈاکٹر صاحب نے ہلکی ڈیوٹی کے لئے FIT کر دیا ہے۔ ابھی چلنے پھرنے میں دقت محسوس ہوتی ہے کیونکہ گھٹنے اور ٹخنے کے جوڑ ابھی پوری طرح نہیں کھلے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور دینی و دنیاوی فرائض بطریق احسن انجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین!

(عبدالسلام ارشد قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر)

خاکسار ایک عرصہ سے ذہنی و مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ اکثر بے خوابی اور سوءِ ہضم کی شکایت رہتی ہے احباب دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں۔ (خورشید بخاری ربوہ)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا لیجئے!
کیور ہیومیو پیتھک میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر تعزیتی قراردادیں

مجلس تحریکِ جدید ربوہ

مجلس تحریکِ جدید کا یہ ہنگامی اجلاس ممبرانِ مجلس اور کارکنان تحریکِ جدید کی طرف سے اس گہرے رنج و غم کے جذبات کے اظہار کے لئے منعقد کیا گیا ہے جو انہیں عالی مرتبت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے صدمہ سے لاحق ہوا ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضؓ ہمارے آقا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادی اور علم و فضل سے متصف ایسی خاتونِ مبارکہ تھیں جنہیں زمانہ بھلا نہ سکے گا آپ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے گھرانے میں اس عظیم مادرِ مہربان کے ہاں ۱۸۹۷ء میں پیدا ہوئیں جن کی نیک پرورش اور دینی و علمی تربیت نے آپ کو گوہرِ نایاب بنا دیا۔ آپ قرآنِ پاک کی عاشق، سلسلہ کی فدائی اور ہمدردی و خوش خلقی کا پیکر ہونے کے ساتھ علم و ادب سے خاص لگاؤ رکھتی تھیں اور اپنی ادبی تخلیقات و اشعار کے ذریعہ خواتین و احبابِ جماعت میں جذبۂ دینی کو بیدار رکھتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ نے مبارک ماحول میں آنکھیں کھولیں اور اپنے نام کی نسبت سے برکت و رحمت کا موجب رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امامِ زمان اور حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا کی محبت و شفقت اور اخلاقِ حسنہ کا وارث بنایا اور ایسا نیک خوشوہر عطا فرمایا جو نوابی شان میں بھی روحانیت، اخلاق اور دینداری کا عمدہ نمونہ تھے۔ اسی طرح آپ کے ذریعہ حضرت مسیح پاک کی دوسری نسل کی بنیاد رکھی۔ الغرض آپ کا وجود بہت مبارک اور نافع الناس تھا۔ آپ نے لمبی اور تکلیف دہ بیماری کو بھی بڑے صبر و استقلال سے برداشت کیا اور رضائے الٰہی کو ہر امر پر ترجیح دی۔ آپ کی وفات ایک عظیم جماعتی نقصان ہے اور اس صدمہ سے نہ صرف آپ کے خاندان و لواحقین کو ہی جدائی کا صدمہ اُٹھانا پڑا ہے بلکہ جماعتِ احمدیہ کے لاکھوں افراد کی آنکھیں اس صدمہ سے اشکبار ہوئی ہیں۔ ان کے دل آپ کی نیک یادوں سے ہمیشہ معمور رہیں گے۔

ممبرانِ مجلس اور جملہ کارکنان تحریکِ جدید اِس صدمہ عظیم میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ آپ کی حرم محترمہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے جملہ صاحبزادگان و صاحبزادیوں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ افرادِ خاندان کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اِس عظیم و مبارک ہستی کے درجات جنّت الفردوس میں ہمیشہ بلند فرماتا رہے اور آپ کی اولاد اور احبابِ جماعت کو آپ کی نیکیوں اور سیرتِ حسنہ کا وارث بنائے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس تحریکِ جدید ربوہ)

مجلس خدّام الاحمدیہ مرکزیّہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر دلی غم و افسوس اور حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے۔

آپ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد میں سے تھیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کی پیدائش سے قبل الہاماً بشارت دی کہ "تُنَشَّأُ فِی الْحِلْیَۃِ" یعنی زیور میں نشو و نما پائے گی۔ یعنی نہ وہ خوردسالی میں فوت ہوگی اور نہ تنگی دیکھے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے الہام میں آپ کو "نواب مبارکہ بیگم" کے لقب سے نوازا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ سے متعلق اپنے ایک رؤیا کو مندرجہ ذیل منظوم کلام میں درج فرمایا ہے۔

ہوا اک خواب میں مجھ پر یہ اظہر ٭ کہ اس کو بھی ملے گا بختِ برتر
لقب عزّت کا پاوے وہ مقرر ٭ یہی روزِ ازل سے ہے مقدر

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچپن سے ہی سچے رؤیا اور کشوف کی نعمت سے سرفراز فرمایا تھا آپ کا وجود شعائر اللہ میں سے تھا اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں بطور نشان آپ کی پیدائش کا ذکر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلند پایہ روحانی اور ادبی ذوق سے نوازا تھا۔ آپ کا منظوم کلام جذب و کیف سے پُر، تصوف اور روحانیت سے لبریز اور سوز و گداز میں ڈوبا ہوا ہے۔ نظم کے علاوہ نثر میں بھی آپ نے نہایت ایمان افروز مضامین رقم فرمائے خصوصاً ذکرِ حبیبؐ سے متعلق آپ کے مقالہ جات بڑے ہی رُوح پرور ہوا کرتے تھے۔

غرضیکہ آپ کا وجود با جود اسم بامسمّٰی اور بے شمار برکات و فیوض کا حامل تھا۔ توکل علی اللہ، بے نفسی اور مخلوق خدا کی بے لوث خدمت آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعت کے لئے دعائیں کرنے کی خاص توفیق عطا فرمائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے قُربِ خاص سے نوازے اور اعلیٰ علیین میں بلند درجات عطا فرمائے نیز آپ کی وفات سے جماعت میں جو خلاء پیدا ہوا ہے اسے اپنے فضل سے پُر فرمائے۔ آمین

ہم جملہ ممبران و کارکنان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، محترم نواب محمد احمد خان صاحب، محترم نواب مسعود احمد خان صاحب اور دیگر افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریکِ غم ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور جماعت کی جملہ مستورات اور مردوں کو آپکے اوصافِ حمیدہ اپنانے کی توفیق سے نوازے۔ آمین

(ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خوشخبری

اہالیانِ ربوہ کی سہولت کے لئے

مسجد اقصیٰ روڈ پر سپر ٹیلیویژن اینڈ ٹیپ ریکارڈ ورکشاپ کا اجراء

محمد وسیم کاہلوں

(سابق ٹی وی انجنیئر پرنس ریڈیو ہال روڈ لاہور)

کلیرنس سیل

۴ر جون تا ۱۸ر جون ۱۹۷۷ء

ہمارے ہاں سے آج ہر قسم کا کپڑا مثلاً فلیٹ کریب، کے ٹی نیز لون پرنٹ، وائل پرنٹ، ٹویوا پرنٹ، بستر کی چادریں و پردہ کلاتھ کی کلیرنس سیل شروع ہو گئی ہے۔

بھٹی چیپ سٹور۔ رحمت بازار۔ ربوہ

تشویشناک بیماریاں

کمزور ہاضمہ۔ تبخیر معدہ۔ اپھارہ۔ خرابی جگر۔ قلتِ خون۔ سینہ کی جلن۔ قبض اکثر بیمار دانتوں کی بدولت بھی ہوتی ہیں۔

دانتوں کا معائنہ مفت اور مفت دیگر طبّی مفید مشوروں کے لئے تشریف لا دیں۔

ڈاکٹر صوفی علی محمد آر۔ ایم۔ پی

صوفی ہومیو شفاخانہ۔ رحمت بازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴